

غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ خاندانی مراسم کا فقہ اسلامی کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

**Research Study of Family Rituals with Non-Muslim Relatives in the
Light of Islamic Jurisprudence**

Dr. Irshadullah

Theology Teacher Govt: Middle School No.1 Bandkurai , D.I.Khan.

Email: irshadullah7850@gmail.com

Syeda Khizra Seemab Bukhari

Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University

D.I.Khan. Email: khizrasedeemab@gmail.com

Dr Hafiz Abdul Majeed

Assistant Professor, HOD, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal
University D.I.Khan.

Email: drhafizabdulmajeed@gmail.com

ABSTRACT

Islam is a universal religion. Islam, being a religion of nature, has taken into account every aspect of life in its teachings. The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) mentioned the creatures of Allah in the words of the family of Allah and through these words conveyed the message to the people of his ummah that the place and status of the creatures is with Allah. In terms of human relationships, all nations are part of humanity. As a complete way of life, Islam is expanding. Within the Islamic code of conduct, family ceremonies include guidance for Muslims as well as non-Muslim relatives. Islam is the source and preacher of peace and security. In Islamic jurisprudence, there are some limitations and restrictions regarding rituals with non-Muslim relatives. Islam not only allows them but also encourages them not to contradict and oppose religious sympathy. However, there are issues that can be apprehensive and discouraging because of which Islamic pride and sympathy are affected. In Islamic jurisprudence, this great and fundamental principle has been stated that in dealing with non-Muslim relatives, the principle is to treat them

kindly and do not touch them in doing good and benevolence until there is a practical demonstration of open hostility and breach of covenant by them. In this article, family rituals with non-Muslim relatives in the light of Islamic jurisprudence .

Keywords: Islam, Family Rituals, Non-Muslim Relatives, Islamic Jurisprudence

اسلام رحمت، عدل اور احسان کا دین ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام عالمین کے لئے سراپا رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔ اسلام جس طرح مسلمانوں کے درمیان حسن معاملات کی واضح اور روشن تعلیمات دیتا ہے اسی طرح تمام غیر مسلموں کے ساتھ بالعموم اور غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ بالخصوص حسن تعامل اور بہترین مراسم کا حکم دیتا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ میں غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ روابط اور تعلقات کی شاندار اور عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس روش کو برقرار رکھا اور اس کے بعد سلف صالحین نے بھی۔ چنانچہ غیر مسلموں رشتہ داروں کے ساتھ روابط اور تعلقات کے حوالے سے تاریخ اسلامی سینکڑوں روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

غیر مسلموں سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کرتے ہیں۔ قرآن کریم اور سنت نبویؐ کو نہیں مانتے اور اسلام کی ضروری بنیادی تعلیمات یعنی پنجگانہ نماز، رمضان المبارک کے روزوں، ادائیگی زکوٰۃ اور بیت اللہ شریف کے حج کی فرضیت سے انکار کرتے ہیں۔ غیر مسلموں کا اطلاق حسب ذیل تین اقسام پر ہوتا ہے۔

قسم اول: ظاہری اور باطنی لحاظ سے غیر مسلم یعنی جو اسلام میں داخل ہی نہیں ہوئے جیسے اہل کتاب۔ مجوسی۔ ہندو اور بدھ وغیرہ۔

قسم دوم: مرتدین، وہ لوگ جو دین اسلام میں داخل ہوئے اور پھر اس کا انکار کر دیا چاہے وہ حالت بلوغت میں اسلام میں داخل ہوئے اور پھر مرتد ہوئے یا انہوں نے مسلمان والدین کے ہاں جنم لیا اور پھر کفر اپنی شرائط کے ساتھ ان پر ثابت ہو گیا

قسم سوم: منافقین، جنہوں نے ظاہری طور پر اسلام قبول کیا مگر باطنی اعتبار سے کافر ہی رہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں مشرکین کے ساتھ اور مدینہ منورہ میں یہودی قبائل کے علاوہ گروہ منافقین کے ساتھ زندگی گزاری۔

جنگ اور صلح کے لحاظ سے کفار دو قسم کے ہیں اور دونوں کا حکم الگ الگ ہے۔

محارب کفار: اللہ تعالیٰ نے ایسے کفار کو دوست بنانے سے منع کر دیا جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں سے قتال کیا اور انہیں اپنے وطن اور گھر بار سے نکال دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنَّمَا يَنْهَاكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ¹

اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا یا تمہارے نکالنے میں مدد کی کہ تم انہیں دوست بناؤ۔

مصلح کفار (ذمی): اللہ تعالیٰ نے ایسے کفار سے حسن سلوک کی اجازت دی ہے جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی، انہیں اذیت نہیں پہنچائی اور انہیں جلا وطن نہیں کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَا يَنْهَاكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ²

اللہ تعالیٰ تمہیں منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے تم سے دین کے معاملے میں جنگ نہیں کی اور نہ انہوں نے تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم ان کے ساتھ احسان کرو۔ اور ان کے ساتھ انصاف کا برتاؤ رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تقسطوا کا معنی یہ ہے کہ ایسے کفار کو بطور تبرع اور اس نے سلوک اپنے اموال کا کچھ حصہ دو تاکہ ان کی دلجوئی ہو جائے۔ یہاں تقسطوا سے مراد عدل نہیں کیونکہ عدل تو مسلمان پر ہر حالت میں ضروری ہے کہ معاملہ جنگجو کفار سے ہو یا ایسے کفار سے جو جنہوں نے جنگ نہیں کی۔³

خاندان کا تعارف

معاشرے میں رہن سہن کے لیے انسان تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسی لیے انسانوں کے ساتھ رہنے کا نظام بنایا گیا ہے جو صدیوں سے رائج ہے۔ اس نظام کے تحت انسان کسی معاشرے میں رہنے کے لیے معاشرے میں تعلقات استوار کرتا ہے۔ اپنا ایک الگ گھر بناتا ہے اور پھر اس گھر کا منتظم بن کر، گھر کے نظام کو احسن طریقے سے

چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نظام کو خاندان کہا جاتا ہے۔ اس میں کسی بھی انسان کے قریبی اور خونی رشتہ دار شامل ہو سکتے ہیں۔ خاندان کا سربراہ عموماً سب سے بزرگ یا سب سے بڑا انسان ہوتا ہے۔

اسلام میں خاندانی نظام کی اہمیت

اسلام ہماری زندگی کو صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور دعوت و تبلیغ تک ہی محدود نہیں رکھتا بلکہ یہ ہمیں اُس راستے پر گامزن ہونے کی ہدایت دیتا ہے جس پر انسانیت کے سب سے عظیم محسن نبی کریمؐ تھے، جن کی مبارک زندگی ساری انسانیت کے لیے نمونہ اور اسوہ ہے۔ نبی کریمؐ کی حیات طیبہ کا روشن اور مثالی پہلو یہی ہے کہ انہوں نے صرف نماز و روزہ کی تلقین نہیں کی بلکہ شخصی، خانگی، خاندانی اور انسانی حقوق کے متعلق سب سے بڑھ کر پیغام دیا، کام کیا اور اپنے صحابہؓ کو اس کی تلقین فرمائی۔ اسلام نے نیکی کا جو جامع تصور دیا ہے، اس میں بھی خدمت خلق، حقوق انسانیت، اقرباء پروری، رہن سہن اور خاندانی مراسم کے حوالے سے تعلیمات آفاقی ہیں اس میں مسلم غیر مسلم کا تعین نہیں کیا گیا۔

فقہ اسلامی کی روشنی میں غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ خاندانی مراسم کا جائزہ

اسلام آفاقی و عالمگیر دین ہونے کے ناطے زندگی کے تمام شعبہ ہائے عمل پر محیط ہے اور تمام امور کے متعلق رہنمائی فرماتا ہے۔ غیر مسلموں سے روابط و مراسم بالخصوص غیر مسلم رشتہ داروں سے تعلقات اور ان کی حدود و قیود کے متعلق فقہ اسلامی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

1۔ غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

مسلمانوں کے جو غیر مسلم رشتہ دار ہوں، ان کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک کی تاکید کی گئی، قرآن مجید میں بارہ مواقع پر رشتہ و قرابت کا لحاظ رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرابت دار کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں دو ہر اثواب ہے، صدقہ کا بھی اور صلہ رحمی کا بھی⁴ ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں کسادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اس کو رشتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔⁵ صلہ رحمی کی بنیاد مذہب پر نہیں ہوتی، رشتہ و قرابت پر ہوتی ہے، رشتہ دار چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

اسلام غیر مسلم رشتہ داروں سے حسن سلوک کے حوالے سے ٹھوس اور مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے وہاں یہ تخصیص نہیں ہے کہ والدین بھی اہل ایمان ہوں بلکہ عمومی حکم ہے جس میں مشرک کا فراور دیگر مذاہب کے والدین بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے وان جہداک (اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں ہے) کے الفاظ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حسن سلوک کا یہ حکم مسلم والے دین اور غیر مسلم دونوں کے لیے ہے۔ پھر یہ فرمایا کہ ﴿وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾⁶ دنیا میں ان کے ساتھ معروف یعنی نیکی کا برتاؤ رکھو) اس حکم کو موکد اور مستحکم کر دیتا ہے۔

اسی طرح کسی آدمی کے والدین چاہے مسلمان ہوں یا کافر، ان کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر والدین کے ساتھ بھی برتاؤ میں معروف کی پابندی کا حکم دیا ہے۔

فقہ حنفی میں کہا گیا ہے کہ آدمی کے والدین چاہے مسلمان ہوں یا کافر، ان کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر والدین کے ساتھ بھی برتاؤ میں معروف کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ اس کا تقاضا ان الفاظ میں بیان ہوا ہے: ”لیس من المعروف أن يعيش في نعم الله تعالى يتركهما يموتان جوعاً“⁷ یعنی یہ کوئی نیکی اور معروف نہیں ہے کہ آدمی خود تو اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا رہے اور والدین کو بھوکا مرنے چھوڑ دے۔

علامہ قرطبیؒ ﴿وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾⁸ کے ذیل میں لکھتے ہیں: والآية دليل على صلة الأبوين الكافرين بما أمكن من المال إن كانا فقيرين، وإلانة القول والدعاء إلى الإسلام برفق۔⁹

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کافر ماں باپ کے ساتھ مال کے ذریعہ ممکن حد تک صلہ رحمی کی جائے گی اگر وہ محتاج ہوں اور ان کے ساتھ گفتگو میں ملاطفت برتی جائے گی اور اسلام کی طرف نرمی سے انھیں دعوت دی جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بھی مشرک والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت فرمائی۔ اس کا ثبوت حضرت اسماء¹⁰ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مشہور واقعہ سے ملتا ہے۔ وہ فرماتی ہیں: قدمت علي أمي وهي مشركة في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت إن أمي قدمت وهي راغبة أفأصل أمي؟ قال (نعم صلي أمك)¹¹۔ میرے پاس میری ماں¹² جو مسلمان نہیں ہوئیں تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آئیں تو میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ مجھ سے کچھ توقع لے کر آئیں ہیں کیا میں ان کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے:

بِهَدَايَا، ضَبَابٍ، وَقِرْطٍ، وَسَمْنٍ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَأَبَتْ أَسْمَاءُ أَنْ تَقْبَلَ هَدِيَّتَهَا، وَتُدْخِلَهَا بَيْتَهَا، فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَأَمْرُهَا أَنْ تَقْبَلَ هَدِيَّتَهَا وَأَنْ تُدْخِلَهَا بَيْتَهَا}۔¹³

وہ بطور تحفہ گھی، پنیر اور مکھن لائی تھی، وہ مشرکہ تھیں (اس لیے) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت دینے اور ان کا تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے (یہ) آیت نازل فرمادی (لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ - آخر تک)¹⁴ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) حکم دیا کہ وہ ان کا تحفہ بھی قبول کر لیں اور اپنے گھر بھی آنے دیں۔ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کافر رشتہ داروں کے ساتھ بھی مال وغیرہ کے ذریعے صلہ رحمی کی جائے گی جیسا کہ مسلم رشتہ داروں کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی استنباط کیا جاتا ہے: وجوب نفقة الأب الكافر والأم الكافرة وإن كان الولد مسلماً¹⁵ کہ کافر باپ اور کافر ماں کا نفقہ واجب ہے چاہے اولاد مسلمان ہو۔

قرآن کریم نے والدین کے ساتھ رشتہ داروں کے حقوق بیان کئے ہیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بار بار تاکید کی ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ان تمام احکامات میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں بعض قانونی احکام میں ان کے درمیان فرق موجود ہے لیکن حسن سلوک، تعاون اور ہمدردی تمام لوگوں کے ساتھ بلا امتیاز مذہب روار کھی جاسکتی ہے۔ بوقت ضرورت قرض دینا اور اگر قرابت دار مجبور ہو تو قرض معاف کر دینا بھی صلہ رحمی میں شامل ہے۔

عبد اللہ بن مروان نے حضرت مجاہد سے پوچھا:

إِنَّ لِي قَرَابَةً مُّشْرِكًا، وَلِي عَلَيْهِ دَيْنٌ، أَفَأَتْرُكُهُ لَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَصِلْهُ.¹⁶

میرا ایک مشرک رشتہ دار مقروض ہے۔ کیا یہ قرض میں چھوڑ دوں؟ انہوں نے کہا: ہاں چھوڑ دو اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔

اسلام چاہتا ہے کہ دیگر اہل مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے رشتے داروں کے ساتھ بہتر سماجی تعلقات رکھے جائیں اور ان کے ساتھ محبت و ہمدردی اور تعاون کا رویہ اختیار کیا جائے۔

2- غیر مسلم رشتہ دار کے لیے وصیت

غیر مسلم رشتہ داروں کے متعلق وصیت کے حوالے سے فقہاء نے گنجائش نکالی ہے۔ اس بارے میں مضبوط دلیل، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے: أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِنَسِيبٍ لَهَا يَهُودِيٍّ.¹⁷

(ام المؤمنین) حضرت صفیہ¹⁸ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ایک یہودی رشتہ دار کے لیے وصیت کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں اس واقعہ کی مزید تفصیل ملتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

بَاعَتْ صَفِيَّةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا لَهَا مِنْ مَعَاوِيَةَ بِمِئَةِ أَلْفٍ فَقَالَتْ لَذِي قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ وَقَالَتْ لَهُ أَسْلَمَ فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ وَرَثْتَنِي فَأُوصِتْ لَهُ قَالَ بَعْضُهُمْ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا.¹⁹

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا ایک مکان حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لاکھ میں فروخت کیا۔ انہوں نے ایک عزیز سے جو یہودی تھا، کہا: اگر تم اسلام لے آؤ گے تو میرے وارث ہو جاؤ گے، لیکن اس نے ان کی بات نہیں مانی۔ پھر انہوں نے ان کے نام وصیت کر دی۔ بعض لوگوں کے بیان کے مطابق وصیت تیس ہزار کی تھی۔

امام شعبی کہتے ہیں: تجوز وصية المسلم للنصراني قال الثوري لا تجوز وصيته لأهل

الحرب.²⁰

مسلمان، نصرانی کو وصیت کر سکتا ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں:

قلت لعطاء ما قوله إلا أن تفعلوا إلى أوليائكم معروفًا قال العطاء قلت له أعطاء

المؤمن للكافر بينهما قرابة قال نعم عطاءه إياه حيا ووصيته له.²¹

میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے سورہ احزاب کی آیت کے اس فقرے "إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا" مگر یہ کہ تم اپنے اولیاء کے ساتھ بھلائی کرو کے متعلق دریافت فرمایا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: عطا اور بخشش مراد ہے۔ میں نے کہا کیا وہ بخشش جو ایک مومن اپنے کافر قرابت دار کو کرتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ زندگی میں جو اسے دیتا ہے اور اپنے بعد اس کے لیے جو وصیت کرتا ہے۔

حضرت قتادہ سے اس فقرہ کی تشریح ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے:

إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَكَ ذُو قَرَابَةٍ لَيْسَ عَلَىٰ دِينِكَ فَتُوصِي لَهُ بِالشَّيْءِ هُوَ وَلَيْتَكَ فِي النَّسَبِ، وَلَيْسَ وَلَيْتَكَ فِي الدِّينِ، وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَ ذَلِكَ.²² ہاں اس کی اجازت ہے کہ تمہارا کوئی قرابت دار ہو جس کا دین تمہارا دین نہ ہو اور تم اس کے لیے وصیت کرو۔ وہ رشتے کے لحاظ سے تمہارا ولی ہے، دین کے لحاظ سے ولی نہیں ہے۔ حضرت حسن بصری نے بھی اس کی یہی تشریح کی ہے

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں:

نزلت في إجازة الوصية لليهودي والنصراني.²³

(یہ آیت) اس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے کہ مسلمان یہودی اور نصرانی کو وصیت کر سکتا ہے۔ دین اسلام نے رشتوں کے احترام کی تعلیم میں وصیت تک کی گنجائش دی ہے اور ان سے خوشگوار تعلقات رکھنے، ان کے دکھ درد میں کام آنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی ہے۔ ان کے دنیوی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کو دین اسلام کبھی بھی برداشت نہیں کرتا۔

3۔ عیادت مریض

خاندانی مراسم کی مضبوطی اور اسے دوام بخشنے میں مریض کی عیادت ایک اہم پہلو ہے۔ بیمار پڑ جانے والے بھائی کی عیادت اور تیمارداری کرنا، اس کو راحت مہیا کرنا اور ان کے لیے کلمات خیر کہنا بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ اس سے ہمدردی کا اظہار اور مریض سے یگانگت ہوتی ہے۔ اس بارے میں بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلم اور غیر مسلم دونوں برابر ہیں۔ غیر مسلموں کی عیادت کا ثبوت ہمیں احادیث مبارکہ سے ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو نجار²⁴ کے ایک شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے (اس دورن) ان سے کہا، اے ماموں، آپ ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کیجئے۔ اس نے کہا کہ

ماموں ہوں یا چچا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، نہیں ماموں ہیں۔ (اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ کا تعلق مدینہ سے تھا) اس نے کہا کہ کیا لا الہ الا اللہ کہنا میرے حق میں بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔²⁵ بنو نجار اسلام لانے سے پہلے یہودی مذہب پر تھے۔²⁶ علامہ مرغینانی نے غیر مسلم کی عیادت کے جواز کے بارے میں رقمطراز ہیں:

یہودی اور نصرانی کی عیادت میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ ان کے حق میں ایک طرح کی بھلائی اور حسن سلوک ہے۔ اس سے ہمیں منع نہیں کیا گیا۔²⁷

ابو مسعود الصہبانی فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے یہودی اور عیسائی ہمسائے کی عیادت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا، ہاں ان کی عیادت کرو۔²⁸

عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں: إن كانت قرابة قريبة بين مسلم وكافر فليعد المسلم الكافر۔³⁰

اگر مسلمان اور کافر کے درمیان قریبی رشتہ داری ہے تو مسلمان کو کافر کی عیادت کرنی چاہیے۔

4۔ قبولیت سفارش

فتح مکہ کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب کے گھر تشریف لے گئے۔ ام ہانی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے شوہر کے دو، رشتہ دار بھاگ کر میرے گھر آ گئے ہیں جن کو میں نے پناہ دے دی ہے لیکن میرا بھائی علی رضی اللہ عنہ ان کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو ام ہانی نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔ علی رضی اللہ عنہ کو چاہیے کہ وہ ان آدمیوں کو نہ مارے۔³²

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عفو درگزر اور رحمت و مروت صرف اہل اسلام تک ہی محدود نہیں تھی بلکہ دیگر اہل مذاہب بھی پوری طرح اس سے مستفید ہوتے تھے۔

5۔ تعزیت اور تجہیز و تکفین میں معاونت

کافر والدین کا انتقال ہو جائے تو مسلمان اولاد ضرورت پڑنے پر ان کے کفن و دفن کا انتظام کر سکتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرض أبو طالب فجاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوده۔³³

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالبؓ بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی

عیادت فرمائی۔ جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطلاع دی اور دریافت فرمایا کہ انہیں کون دفن کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اپنے باپ کو دفن کرو، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ وہ تو مشرک تھے اور ہدایت سے محروم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذْهَبْ فَوَارِ أَبَاكَ، ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَيْئًا، حَتَّى تَأْتِيَنِي «فَذَهَبَتْ فَوَارِثَتُهُ وَجِئَتْهُ فَأَمَرَنِي فَأَعْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي»۔³⁵

جاؤ اور اپنے باپ کو دفن کرو، پھر اور کوئی کام کیے بغیر سیدھے میرے پاس آؤ۔ میں گیا انہیں دفن کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غسل کا حکم دیا اور دعا دی۔ غیر مسلم کے غسل اور تدفین کو بعض فقہاء نے جائز قرار دیا ہے اور بعض نے اس صورت میں اس کی اجازت دی ہے جب کہ اس کی تدفین کا نظم نہ ہو۔

معمر³⁶ کہتے ہیں: لو كان معي يهودي أو نصراني فمات وليس معه من أهل دينه أحد إذا أدفنه ولم أترك السباع تأكله ولا أغسله ولا أصلي عليه۔³⁷
میرے ساتھ یہودی یا نصرانی ہو، اس کا انتقال ہو جائے اور اس کے اہل مذہب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جو اسے دفن کر سکے تو میں اسے دفن کروں گا۔ اسے درندوں کو کھانے کے لئے نہیں چھوڑوں گا۔
علامہ ابوبکر جصاص فرماتے ہیں:

وَقَالَ أَصْحَابُنَا فِي الْمُسْلِمِ يَمُوتُ أَبَوَاهُ وَهُمَا كَافِرَانِ: إِنَّهُ يُغَسِّلُهُمَا وَيَتْبَعُهُمَا وَيَدْفِنُهُمَا؛ لِأَنَّ ذَلِكَ مِنَ الصَّحْبَةِ بِالْمَعْرُوفِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا۔³⁸
ہمارے علماء (احناف) نے کہا ہے کہ کسی مسلمان کے کا فر ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو وہ انہیں غسل دے گا، جنازہ کا ساتھ دے گا اور دفن کرے گا، اس لیے کہ ان کے ساتھ معروف کے مطابق حسن سلوک کا جو حکم دیا گیا ہے یہ اس میں شامل ہے۔

اسی طرح اگر قریبی رشتہ یا تعلق ہو تو دیگر اہل مذہب کے جنازہ میں بھی شرکت کی محدود گنجائش ہے۔

امام شعبی کہتے ہیں: ماتت أم الحارث بن أبي ربيعة وكانت نصرانية فشيعةا

أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم۔³⁹

حارث بن ابی ربیعہ کی والدہ نصرانی تھیں۔ ان کا انتقال ہوا تو (بعض) صحابہ نے ان کے جنازہ کی مشایعت

کی۔

عبداللہ بن شریک فرماتے ہیں: سأل رجل بن عمر فقال إن أمي توفيت وهي نصرانية فأشهد دفنها فقال له بن عمر امش أمامها فأنت لست معها۔⁴⁰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ نصرانی تھی۔ کیا میں اس کی تدفین میں شریک ہو سکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا کہ جنازہ کے آگے چلو، اس لیے کہ تم (دینی لحاظ سے) اس کے ساتھ نہیں ہو۔

خالد بن عبداللہ قسری⁴¹ کی نصرانیہ ماں کا جب انتقال ہوا تو اس کے جنازہ کی تیار کچھ اس طرح ہوئی :
فدعا أساقفة النصارى بدمشق فقال اصنعوا بها ما تصنعون بنات ملوككم فإنها من بنات الملوك قال وأمر نساءه فكن هم الذين يلون منها وهم الذين يعلمونهم قال فلما فرغوا وحملت ركب وركب معه وجوه الناس فسار في أعراضها فلما انتهى بها إلى القبر صرف وجهه دابته وقال هذا آخر برنا بأمر جرير۔⁴²

خالد نے دمشق⁴³ کے پادریوں کو طلب کیا اور کہا کہ اس کی تجہیز و تکفین میں وہ طریقہ اختیار کر جو بادشاہوں کی لڑکیوں کے لیے اختیار کرتے ہو، اس لیے کہ اس کا تعلق بھی بادشاہوں کی اولاد سے تھا۔ پھر گھر کی عورتوں نے پادریوں کی ہدایت کے مطابق انہیں غسل دیا اور تجہیز و تکفین کی۔ جنازہ جب چلا تو خالد اپنی سواری پر نکلے۔ نمایاں اشخاص بھی ساتھ تھے کنارے کنارے چلتے رہے۔ قبر تک پہنچے تو اپنی سواری کا رخ موڑا اور واپس ہو گئے۔ کہایہ ہمارا ماں کے ساتھ آخری سلوک ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ بھی بتایا کہ شیخ عبداللہ بن ابوزکریا نے اپنی ماں کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ ان کا شمار شام کے نمایاں لوگوں میں ہوتا تھا۔ بڑے عابد و زاہد اور فقیہ تھے۔

مشہور تابعی مکحول کی روایت ہے: تبع النبي صلى الله عليه وسلم جنازة أبي طالب يمشي بعراضها ولم يصل عليه وهو يقول وصلتك رحم وجزيت خيرا قال ولم يقف على قبره۔⁴⁴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطالب کے جنازہ میں ساتھ چلے (شرکت کی) تھی۔ کنارے کنارے چلے، ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ فرمایا رشتہ نے آپ کو مجھ سے جوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر

دے۔ ان کی قبر پہ آپ کھڑے نہیں ہوئے۔

غیر مسلم کے جنازہ میں شرکت ہو تو اس بات کی احتیاط کرنی ہوگی کہ مسلمان کا امتیاز باقی رہے۔ انسانی تعلق اور ہمدردی کا اظہار بھی ہو اور یہ بات بھی واضح ہو کر اسلام کے علاوہ کسی بھی دین کو وہ صحیح نہیں سمجھتا۔ اس کے لیے مختلف صورتیں اختیار کی جاسکتی ہیں۔

6۔ غیر مسلموں رشتہ داروں کی طرف سے دی گئی اذیت پہ صبر

نسبی لحاظ سے قربت رکھنے والوں کی طرف سے اذیت دی گئی یا نزدیک کے پڑوسیوں کی طرف سے تکالیف پہنچائی گئی دونوں صورتوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو لہب اور ان کی بیوی کی طرف سے اذیت اور تکلیف پہنچانے کا معاملہ تھا۔ صبح کے موقع پر جب لوگ مکہ مکرمہ آتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر دعوت حق پیش کرتے تو ابو لہب آپ کا پیچھا کرتا اور لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہونے سے روکتا۔ ابو لہب کی بیوی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر کانٹے بچھاتی اور غلاظت ڈالتی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ صبر کا مظاہرہ فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی قوم اور رشتہ داروں کی طرف سے کس قدر اذیت پہنچائی گی اس کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اذیتوں اور تکلیف کا بدلہ دینے کے لیے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور اس نے اجازت چاہی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو مکہ کے پہاڑوں کو ان پر مسلط کر دیا جائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال صبر اور کمال حلم کا مظاہرہ کرتے ہوئے سب کو معاف فرمایا۔

نتائج بحث

اس آرٹیکل کا خلاصہ یہ ہے۔

- 1۔ تمام غیر مسلم رشتہ داروں سے حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
- 2۔ غیر مسلم رشتہ دار کے متعلق وصیت کی جاسکتی ہے۔
- 3۔ غیر مسلم رشتہ داروں کی عیادت کی سکتی ہے اور ان کی جائز سفارش کو بھی قبول کیا جاسکتا ہے۔
- 4۔ غیر مسلم رشتہ داروں کی تعزیت اور ان کی تجہیز و تکفین میں حدود و قیود کے ساتھ شمولیت کا جواز موجود ہے۔
- 5۔ غیر مسلم رشتہ داروں کی طرف سے دی جانی والی اذیتوں پہ صبر کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ حتی الوسع خیر خواہی کا معاملہ کرتے رہنا چاہیے۔

حوالہ جات و حواشی

- ¹ - الممتحنہ: 9
Al mumtahina: 9
- ² - الممتحنہ: 8
Al mumtahina: 8
- ³ - ابن عربی، احکام القرآن ج 4، ص 1786
Ibn e Arbi, Ahkam alquran vol 4, p 1786
- ⁴ - ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن ترمذی (تحقیق: أحمد محمد شاکر وآخرون) کتاب البر والصلة، باب ما جاء في حق الجوار (بيروت: دار إحياء التراث العربي، س ن) (رقم الحديث: 618)
Tirmazi, Muhammad bin Eesa, Al sunan Tirmazi (tehqiq: Ahmad Muhammad Shakir wa Akhiron) Kitab al bir wal sila, bab ma jaa fi haq al jwar (Bairoot: Dar ahya al tras al arbi, s n) (Hadith no: 618)
- ⁵ - بخاری، محمد بن اسماعیل، صحيح بخارى - تحقيق: مصطفى ديب البغا - بيروت: دار ابن كثير، 1407 هـ) (رقم الحديث: 991)
Bukhari, Muhammad bin ismail, Sahih Bukhari. Tehqiq: Mustafa deeb albgha (Bairot: Dar abn Kaseer, 1407 hijri) (Hadith no: 991)
- ⁶ - لقمان: 15
Luqman: 15
- ⁷ - مرغیانی، برهان الدین، هداية المنتهي شرح بداية المبتدي، ج 2، ص 425-426
Murghyani, Burhan aldin, Hidayat al muntaha shrah bidaya al mubtadi, vol 2, p 425-426
- ⁸ - لقمان: 15
Luqman: 15
- ⁹ قرطبي، ابو عبدالله محمد بن احمد، جامع الاحكام القرآن المعروف تفسير قرطبي (رياض: دار عالم الكتب، 1423 هـ) ج 14، ص 64
Qurtabi, abo Abdullah Muhammad bin Ahmad, jamy al ahkam al quran al maroof tafseer Qurtabi (Riyaz: dar alim al kutab, 1423 hijri) vol 14, p 64
- ¹⁰ - اسماء: آپ اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ القرشیہ ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی بہن اور صحابیہ ہے۔ زبیر بن العوامؓ کی بیوی اور عبد اللہ بن زبیرؓ کی ماں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے استفادہ کیا اور صفیہ بنت شیبہؓ، فاطمہ بنت المنذرؓ اور ابو واقدی لیثیؓ نے آپؐ سے استفادہ کیا۔ صاحبین صحاح ستہ نے آپؐ سے روایات لیں ہیں۔ 73ھ / 692م میں مکہ میں وفات پائی۔ (ابن عبد البر، الاستیعاب، ج 2، ص 74؛ ابن الاثیر، اسد الغابہ، ج 7، ص 11؛ ابن حجر عسقلانی، الاصابہ، ج 7، ص 486)
Asma: Ap asma bint abo bakar siddique Al qarshiya hain. Um al momenin

Hzrat Aisha ki behn or sahabiya hain. Zubzir bin al awam ki bivi or Abdullah bin Zubair ki maa hain. Nabi s.a.a.w sy istefada kiya or Safia bint Shaiba, Fatima bint al munzar or Abo waqdi al laisi ny ap sy istefada kiya. Sahebeen Sihah e sitta ny Ap sy rwayat lin hain. 73 hijri/ 692 mein makkah mein wafat pai. (Ibn e abdul bar, Al isteab, vol 2, p 74; Ibn al aseer, Usad al ghaba, vol 7, p 11; Ibn hjar asqalani, Al asaba, vol 7, p 486)

¹¹۔ صحیح البخاری، کتاب الہیة وفضلہا، باب الہدیة للمشرکین (رقم الحدیث: 2477)

Sahih al Bukhari, Kitab al habba wa Fazleha, bab al hadiya lil mushrequeen (Hadith no: 2477)

مسلم، محمد بن مسلم، صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربین والزوج والأولاد والوالدین ولو كانوا مشرکین. ((رقم الحدیث : 2372)

Muslim, Muhmmad bin muslim, Sahih Muslim, Kitab al zakat, bab Fazal al nafqa wa al sadqa ala aqrabeen wa alzoj wa al olad wa al waldain wa lo kano mushrqueen (Hadith no: 2372)

احمد بن حنبل، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل (تحقیق: شعيب الأرناؤوط - عادل مرشد، وآخرون) (مؤسسة الرسالة - 1421ھ) (رقم الحدیث: 26939)

Ahmad bin Hanbal, abo Abdullah Ahmad bin Muhmmad Bin Hanbal, Musnad imam ahmad bin hanbal (tehqiq: shoaib al arnoot. Adil Murshid, wa Akhiron (moassisa al risalah, 1421 hijri) (Hadith no: 26939)

طبرانی، سليمان بن احمد بن ايوب، المعجم الكبير لطبرانی، تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي، (قاهرة: مكتبة ابن تيمية، 1415ھ) (رقم الحدیث: 203)

Tibrani, Suleman bin Ahmad bin Ayob, Al moajim al kabeer le tbrani, Hamd bin Abdul majeed salfi, (Qahira: Maktabah ibn e Taimiya, 1415 hijri) (hadith no: 203)

¹²۔ اس کی ماں کا نام قتیلہ تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاہلیت کے زمانے میں طلاق دے دی تھی۔ (فتح الباری ج 1 ص 195)

Is ki maa ka nam qateela tha. Hzrat Abo bakkar siddique ny jahiliyat k zamany mein tlaq de di the. (Fatah al bari, vol 1 , p 195)

¹³۔ مسند الإمام أحمد بن حنبل، (رقم الحدیث: 1611)

Musnad imam Ahmad bin Hanbal, (Hadith no: 1611)

¹⁴۔ الممتحنة: 8

Al Mumtahina: 8

¹⁵۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، فتح الباری فی شرح صحیح

بخاری (بیروت: دار المعرفہ، 1379ھ)، ج 5، ص 234

Asqlani, Ahmad bin Ali bin Hajar, Fatah al bari fi shrah Sahih bukhari (Bairot: Dar al marfa, 1379 hijri), vol 5, p 234

- ¹⁶ - ابو عبید، قاسم بن سلام، کتاب الاموال (تحقیق: خلیل محمد هراس) (بیروت: دار الفکر، س ن)، ص 729
Abo Ubaid, Qasim bin Salam, Kitab al amwal (tehqiq: Khalil Muhammad Hras) (Bairot: Dar al fikar, s n), p729
- ¹⁷ - دارمی، عثمان بن سعید، السنن الدارمی، کتاب الوصایا، باب الوصیة لأهل الذمة، موقع وزارة الأوقاف المصرية، (رقم الحديث: 3361)
Darmi, Usman bin Saeed, Al sunan al darmi, kitab al wasaya, bab al waseya le ahl al zima, moqa wzara al oqaf al misriya, (Hadith no: 3361)
- ¹⁸ - آپ صفیہ بنت جحی بن اخطب بن سعید، ام المومنین ہیں۔ صحابیہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ازواج مطہرات میں سے ہے۔ شیوخ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب کہ شاگردوں میں علی بن حسین، مسلم بن صفوان اور اسحاق بن عبد اللہ شامل ہیں۔ صحاح ستہ نے آپ سے روایت کی ہے۔ وفات میں ایک قول 36ھ کا ہے جب کہ دوسرا قول 50ھ خلافت معاویہ کا ہے۔ ابن حجر عسقلانی، تقریب التہذیب، ج 4، ص 144؛ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ج 3، ص 204)
- Ap Safia bint Hayyi bin Akhtab bin saaya, um al mominin hain. Sahabia or azwaj mutahirat mein sy hain. Shayokh mein Nabi kareem S.a.a.w jab k Shagirdon mein Ali bin Hussain, Muslim bin Safwan or Ishaq bin Abdullah shamil hain. Sihah sitta ny ap sy riwayat ki hy. Wafat mein aik qol 36 hijri ka hy jab k dosra qol 50 hijri khilafat moaviya ka hy. (Ibn e Hajar Asqalani, Taqreb al tehzi, vol 4 , p 144; Zahbi, Sair aalam al nabla, vol 3, p 204)
- ¹⁹ - مصنف عبدالرزاق۔ کتاب أهل الكتاب، باب عطية المسلم الكافر ووصيته له، (رقم الحديث: 9913)
Musarif Abdu rzaq, Kitab Ahl al kitab, bab atiya al muslim al kafir wa wasiyat laho, (Hadith no: 9913)
- ²⁰ - ايضاً، (رقم الحديث: 9915)
Abid: (Hadith no: 9915)
- ²¹ - ايضاً، (رقم الحديث: 9916)
Abid: (Hadith no: 9916)
- ²² - ايضاً، (رقم الحديث: 19339)
Abid: (Hadith no: 19339)
- ²³ - قرطبي، جامع الاحكام القرآن المعروف تفسير قرطبي، ج 14، ص 125
Qurtabi, Jamy al ahkam al quran al maroof Tafser qartabi, vol 14, p 125
- ²⁴ - مدینہ کا ایک قبیلہ۔ اس میں نامور سپاہی اور شاعر پیدا ہوئے۔ ان کے بہت سے افراد مشرف باسلام ہوئے۔ (فرہنگ سیرت، ص 379)
- Madina ka aik qabeela. Is ma namwar sipahi or shair paida hoy. In ky bht sy afrad mushraf ba islam hoy. (Farhang seerat, p 379)
- ²⁵ - مسند الإمام أحمد بن حنبل، (رقم الحديث: 12543)
Musnad Imam bin Ahmad bin Hanbal, (Hadith no: 12543)

²⁶۔ قاسم محمود، اسلامی انسائیکلو پیڈیا (لاہور: مکتبہ الفیصل، سن) ص 1405

Qasim Mehmood, Islami incyclopedia(Lahore: Maktaba al faisal, s n)
p1405

²⁷۔ مرغینانی، الہدایہ فی شرح بدایہ، ج 4، ص 803

Murghinani, al Hidayah fi Shrah bidaya, vol 4, p 803

²⁸۔ ابوالخلال، احکام اہل المطل من الجامع، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، (رقم الحدیث: 579)

Abo al Khilal, Ahkam ahl al mtal min al jamy, kitab al jnaiz, bab ibadat al marzi, (hadith no: 579)

²⁹۔ آپ کا پورا نام عطاء بن ابی رباح ہیں۔ جلیل القدر تابعی تھے۔ صحابہ کرام میں ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے وافر مقدار میں احادیث اخذ کئے۔ تلامذہ میں امام ابو حنیفہؒ، امام اوزاعی، امام زہری اور مجاہد قابل ذکر ہیں۔ سو سال کی عمر میں 114ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ ابن حجر نے انھیں ثقہ، عالم فاضل اور سب سے زیادہ مرسل روایات بیان کرنے والا لکھا ہے۔ (ابن حجر عسقلانی، تقریب التہذیب، ج 2، ص 25، رقم: 1564؛ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج 1، ص 75، رقم: 90)

Ap ka pora nam Ata bin abi rabah hy. Jalil alqadar tabi thy. Sahaba kram mein Abo Huraira, Abdullah bin Umar or Abdullah bin Abbas sy wafer miqdar mein ahadis akhaz ki. Tlamiza mein imam abo Hanifa, imam Ozai, imam Zuhri or Mujahid qabil zikr hain. 100 sal ki umar mein 114 hijri ko makkah mein wafat pai. Ibn e Hajar ny inhin saqqa , alim fazil or sub sy ziada mursil rwayat bian krny wala likha hy.(ibn e Hajar Asqalani, Taqrib al tehzib, vol 2, p 25, hadith no 1564; Zahbi, Tazkira al hufaz, vol 1, p 75, hadith no 90)

³⁰۔ مصنف عبدالرزاق، باب عیادۃ المسلم الکافر، (رقم الحدیث: 9921)

Musanif Abdul razaq, bab ibada al muslim al kafir, (Hadith no: 9921)

³¹۔ آپ کا پورا نام ام ہانی بنت ابی طالب ہے۔ آپ صحابیہ ہیں۔ صحاح ستہ نے روایات نقل کی ہیں۔ آپ کے شیوخ میں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تلامذہ میں عامر الشجعی اور مجاہد شامل ہیں۔ آپ نے خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں وفات پائی۔

Ap ka pora nam Umme hani bint abi talib hy. Ap sahabiya hain. Sihah sitta ny riwayat naqal ki hain. Ap ky shayokh mein Nabi S.a.a.w or tlamiza mein Amir al shibi or Mujahid shamil hain. Ap ny khilafat moaviya mein wafat pai.

³²۔ ابن ہشام، عبدالمالک بن ہشام، السیرۃ النبویۃ لابن ہشام۔ تحقیق: طہ عبد الرؤوف سعد۔ بیروت: دار

الجبیل، 1411ھ) ج 2، ص 411

Ibn e Hsham, Abdul Malik bin hsham, al seerat al nabviya le ibn hsham.

Tehqiq: Taha abdul raof saad(Bairot: Dar al jabal, 1411 hijri) vol 2, p 411

³³۔ مصنف عبد الرزاق، (رقم الحدیث حدیث: 9924)

Musanif Abdul Razaq, (Hadith no: 9924)

³⁴۔ ابوطالب: ابوطالب عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف القرشی البہاشمی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا

ہیں۔ بہت بڑے تاجر تھے۔ شرفاء قریش میں سے ہیں۔ آپ کے دادا کے وفات کے بعد آپ کی پرورش کی ذمہ داری ابوطالب پر آئی پڑی۔ آپ کے چار بیٹے تھے جو کہ آپ پر ایمان لے آئے۔ 10 نبوی / 620 م کو مکہ میں وفات پائی۔ (ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ج 7، ص 235؛ صفادی، صلاح الدین خلیل ابن البق، الوافی بالوفیات، تحقیق: احمد الرناوط، (بیروت: دار احیاء التراث 1420ھ) ج 1، ص 41)

Abo Talib: Abo talib abd munaf bin abdul mutlib bin hashim bin abd munaf alqarshi al hashmi hain. Rasol Allah s.a.a.w ky chacha hain. Buhat bary tajir thy. Shurfa quresh mein sy thy. Ap ky 4 bety thy jo muslman ho gay. 10 nabvi ko makkah mein wafat hoi. (Ibn Hajar Asqalani, al asaba fi tameez al sahaba, vol 7 p 235; (Safavi, Salah u din Khalil ibn abaq, al wafi bil wafiyat, teqiq: Ahmad al runawat, (Bairot: Dar ahya al turas 1420 hijri) vol 1, p 41

³⁵۔ سنن ابو داود، کتاب الجنائز، باب الرجل يموت له قرابة مشرك، (رقم الحديث: 3214)

Sunan Abo Daood, Kitab al janaiz, Bab al rajul yamot laho qrabat mushrik, (Hadith no: 3214)

شرح السنه، باب الغسل من غسل الميت، (رقم الحديث: 339)

Shrah al sunnah, bab al Ghusal min Ghusal al mayyat (Hadith no: 339)

³⁶۔ معمر بن راشد بن ابی عمرو ازدی، ابو عروہ، فقیہ، حدیث کے حافظ، ثقہ، اہل بصرہ میں سے ہیں۔ آپ نے قتادہ، زہری، عمرو بن دینار، ہمام بن منہبہ جیسے کبار محدثین سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں ابن المبارک، سفیان، عمرو بن دینار (استاد) شامل ہیں۔ ابن حجر نے آپ ثقہ، ثبت فاضل لکھا ہے۔ (ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج 6، ص 363)

Moamar bin Rashid bin abi umar wazdi, Abo urwa, faqeeh, Hadis k Hafiz, saqqa, ahl basra mein sy hain. Ap ny qatada, zuhri, amar bin dinar, Hmam bin munabih jaisy kubbar muhadsin sy istifada kiya. Ap ky tlamiza mein ibn e al Mubarak, sufyan, amar bin dinar (ustad) shamil hain. Ibn e Hajar ny ap ko saqqa, sabbt fazil likha hy. (Ibn e Hajar Asqalani, Tehzib al tehzib, vol 6, p 363)

³⁷۔ مصنف عبد الرزاق، کتاب اهل الكتاب، باب حمل نعشه والقيام على قبره، (رقم الحديث: 9943)

Musanif Abdul razaq, Kitab ahl alkitab, bab Hamal nasha wa alqiyam ala qabar, (Hadith no: 9943)

³⁸۔ جصاص، احکام القرآن، ج 2، ص 244

Jasas, Ahkam al quran,, vol 2, p 244

³⁹۔ مصنف عبد الرزاق، (رقم الحديث: 9926)

Musanif Abdul razaq, (Hadith no: 9926)

⁴⁰۔ ایضاً، (رقم الحديث: 9927)

Abid: (Hadith no: 9927)

⁴¹۔ ابو الہیثم خالد بن عبد اللہ بن یزید بن اسد بن کرز الجعلی القسری، عراق و شام کے امیر رہے اور اس سے پہلے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں مکہ کے امیر بھی رہے۔ (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج 5، ص 425)

Abo al Haisam Kalid bin Abdullah bin yazid bin Asad bin karz al bukhli al qasri, Iraq o Sham ky ameer rhy or is sy pehly waleed bin abdul almalik ky zamany mein makkah ky ameer bhi rhy. (Zahbi, Sair aalam al nabla, vol 5, p 425)

⁴²۔ مصنف عبد الرزاق، (رقم الحدیث: 9929)

Musanif Abdul razaq, (Hadith no: 9929)

⁴³۔ شام کا سب سے بڑا شہر اور دار الحکومت، سطح سمندر سے تقریباً سات سو میٹر بلند، صحرا کی حد پر لبنان شرقیہ کے سلسلہ کوہ کی شرقی پہاڑی جبل قاسیون کے دامن میں واقع ہے۔ (اسلامی انسائیکلو پیڈیا، ص 946)

Sham ka sub sy bara shehr or dar al hakomat, satah samandar sy taqreban saat so meter buland, sehra ki had labnan shrqiya ky silsly kooh ki shrqi pahari jabal qasiyon ky daman mein waqi hy. (Islami incyclopedia, p 946)

⁴⁴۔ مصنف عبد الرزاق، (رقم الحدیث: 9930)

Musanif Abdul razaq (Hadith no: 9930)